سوال

(289) مسئلہ وراثت۔ 4

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی کے تین وارث زندہ ہیں ، بیوی، بیٹی اور پوتا۔ اس نے ان کے حق میں وصیت نامہ لکھا ہے کہ میری کل جائیداد سے ۳۳ فیصد بیوی کو ۳۳ فیصد بیٹی کو اور ۴۴ فیصد پوتے صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا جائے، کیا یہ وصیت جائز ہے، کتاب و سنت کی روشنی میں وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی انسان کو ورثا کی موجودگی میں اپنے سارے مال کی وصیت کرنا جائز نہیں۔ مال کی تقسیم کے متعلق اللہ تعالی نے ضابطہ میراث نازل فرمایا ہے، مرنے کے بعد اس ضابطہ میراث کے مطابق اس کا مال تقسیم ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ’’اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ صدقہ کیا ہے کہ تم اپنے مال سے ایک تہائی کی وصیت کر سکتے ہو، تاکہ تمہارے نیک اعمال کے زیادہ ہونے کا باعث ہو۔‘‘ [1]

اس حدیث کے پیش نظر انسان اپنے مال سے زیادہ سے زیادہ تیسرے حصہ تک وصیت کر سکتا ہے۔ لیکن وہ وصیت بھی کسی غیر وارث کے لیے ہو۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد ہے کہ اللہ تعالی نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے اب کسی وارث کے لیے کوئی وصیت جائز نہیں۔ [2] صورت مسؤلہ میں دو غیر شرعی چیزیں ہیں، ایک تو اپنے تمام مال کی وصیت کی ہے جو کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔ دوسرے شرعی ورثا کو وصیت کی گئی ہے جو مندرجہ بالا حدیث کی خلاف ورزی ہے۔ ان دو غیر شرعی باتوں کی وجہ سے یہ وصیت کالعدم ہوگئی، اس کی اصلاح ضروری ہے، ارشاد باری تعالی ہے :

’’اگر کسی کو وصیت کرنے والے کی طرف سے طرفداری یا حق تلفی کا اندیشہ ہو اور وہ ان کے ورثا کے درمیان صلح کروادے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔‘‘ [3]

چونکہ اس وصیت میں اپنے ورثا کے متعلق طرفداری اور حق تلفی کی گئی ہے لہذا اس کی اصلاح ضروری ہے، اس کی اصلاح یہ ہے کہ اسے کالعدم قرار دیا جائے اور مرنے کے بعد درج ذیل شرح کے مطابق اس کی جائیداد تقسیم ہوگی۔

1 اولاد کی موجودگی میں اس کی بیوی کو کل جائیداد سے آٹھواں حصہ دیا جائے گا۔

2 اس کی بیٹی چونکہ ایک ہے اس لیے وہ اس کی جائیداد سے نصف کی حق دار ہوگی۔

3 پوتا عصبہ ہے لہذا ورثا سے جو مال بچے گا وہ پوتے کو مل جائے گا۔ سہولت کے پیش نظر اس کی جائیداد کے کل چوبیس حصے ہوں گے، ان میں سے آٹھواں یعنی تین حصے بیوی کو، آدھا یعنی بارہ حصے بیٹی کو اور باقی نو حصے پوتے کو مل جائیں گے۔ یہ تقسیم اس صورت میں ہو گی جب صاحب جائیداد کی وفات کے وقت اس کے مذکورہ بالا ورثا زندہ ہوں، اگر کوئی رشتہ دار اس کی زندگی میں فوت ہو گیا تو وہ خود بخود اسکی جائیداد سے محروم ہو جائے گا۔ (واللہ اعلم)

---

[1] ابن ماجہ، الوصایا: ۲۷۰۹۔

[2] ترمذی، الوصایا: ۱۲۱۲۔

[3] البقرہ ۱۸۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:270

محدث فتویٰ